5424- بہن کا اہتمام اسلام اور روح اور وراثت کے بارہ میں سوال

سوال

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے نو برس قبل اسلام قبول کرنے کی ہدایت دی، اب میری بہن اسلام کا اہتمام کر رہی ہے لیکن اسے کچھ مشکلات کا سامنا ہے، اور وہ ایسے ایسے سوال کرتی ہے جس کا موضوع سے تعلق ہی نہیں مثلاً:

عورت کو وراثت میں مرد سے نصف کیوں ملتا ہے؟ میں نے اسے جواب دیا کہ مرد ہی مادی طور پر خرچہ کرنے کا ذمہ دار ہے، وہ کہنے لگی اگر عورت ملازمت کر بھی لے تو پھر کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہر حالت میں مرد ہی خرچہ کرنے کا ذمہ دار ہے اور جب وہ وراثت کا مالک بنے تو پھر بھی وہ عورت کے خرچہ کا ذمہ دار ہے اگرچہ عورت ماہانہ تنخواہ بھی لے کر اپنے آپ پر اعتماد کرتی ہو تو پھر بھی مرد ہی ذمہ دار ہے۔

اس کا یہ بھی سوال تھا کہ سوتے وقت روح کا کیا بنتا ہے؟

میں نے (اپنے علم کے مطابق) جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اسے لے جاتا ہے، اس کا کہنا تھا کہ ہم رات کو جاگتے ہیں تو کیا اس میں تناقض نہیں؟ میں نے اسے جواب دیا کہ اس میں کوئی تناقض نہیں۔

مجھے ان امور کا علم نہیں اسی طرح عقیدہ اور عبادت کے بارہ میں بھی کچھ معلومات فراہم کریں۔

اس کا یہ بھی سوال کہ آپ کو کیسے علم ہے کہ آپ حق اور صحیح راہ پر ہیں؟ مجھے ان سوالات سے یہ محسوس ہوتا کہ وہ اسلام سے دور بھاگ رہی ہے، میں اسے کتابیں دینے کی کوشش کرتی ہوں لیکن وہ ان کا مطالعہ نہیں کرتی، وہ ہر وقت یہی چاہتی ہے کہ میں اسے ان اشیاء کے بارہ میں بتاتی رہوں۔

میری والدہ اسے مجھ سے علیحدہ رکھنے کی کوشش میں رہتی ہے اس لیے کہ وہ یہ نہیں چاہتی کہ میں اپنی بہن کے ساتھ اسلام کے موضوع پر بات کروں، آج انہوں نے یہ کہا کہ اگر تم اس سے اسلام کے بارہ میں بات چیت کرنے سے نہ رکیں تو ہم آپ سے قطع تعلق کر لیں گی۔

اس کے ساتھ ساتھ میری موجودگی میں والدہ اسلام کو سب و شتم بھی کرتی ہے اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پر بھی سب و شتم کرتی اور میرا نقاب اتار پھینکنا چاہتی ہے، مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میں ان حالات میں کیا کروں، اور اب تو میری والدہ بہن کو لیکر ملک سے جا بھی رہی ہے؟

پسندیدہ جواب

آپ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی بہن کو اسلام کی دعوت دیتی رہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لوگوں کو اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے لٹکتی کھینچیں یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بہنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راست پر چلنے والوں سے بھی پوری طرح واقف ہے﴾۔ النحل (125)۔

اور آپ اس پر اپنی والدہ کی طرف سے پہنچنے والی اذیت اور تکلیف پر صبر کریں، اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی چیز کا حکم دیا ہے کہ وہ دعوت کے میدان میں آنے والی ہر تکلیف پر صبر کریں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿پس آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح و تعریف بیان کرتے رہیں سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، اور رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے صبح میں بھی تسبیح کرتے رہو بہت ممکن ہے کہ آپ راضی ہو جائیں﴾۔ طہ (130)۔

آپ اپنی بہن کے اعراض سے ناامید نہ ہوں، اور آپ اپنی بہن کو دعوت دینے کے اگر وہ اسے قبول نہیں کرتی تو اپنے اس وقت پر حسرت نہ کریں کہ وہ ضائع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا :

﴿پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہیں ڈالی چاہیے یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے﴾۔ فاطر (9)۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ بھی ہے :

﴿تو اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اسی رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے؟﴾۔ الکھف (6)۔

اور آپ نے اس کے سوالات کے جوابات صحیح دیے ہیں، رہا مسئلہ رات کو سونے اور جاگنے میں اللہ تعالیٰ کا روح لے جانا اور واپس لوٹانا، تو میں کسی قسم کا کوئی تعارض نہیں، اس لیے کہ وہ اللہ روح کے لے جانے پر قادر ہے تو وہی اس پر قادر ہے کہ اسے واپس بھی لوٹا دے۔

اسی لیے توجہ سوکراٹھا جائے تو یہ دعا پڑھنی مستحب ہے :

(الحمد للذی رد علی روحی وعافانی فی جسدی واذن لی بذکرہ) اس اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے جس نے میری روح لوٹائی

اور میرے جسم کو عافیت سے نوازا اور اپنے ذکر کی اجازت دی۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح الجامع (329/1) حسن قرار دیا ہے۔

عورت کی وراثت کا مسئلہ بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ آپ نے ذکر کیا ہے کہ وہ نان و نفقہ کی ذمہ دار نہیں بلکہ یہ سب کچھ مرد کے ذمہ ہے، اور پھر مرد عورت کو مہر بھی ادا کرتا اور اس کی رہائش کا انتظام و انصرام کرتا ہے، الخ

عورت مطلقاً مرد کے برخلاف زیادہ کی انتظار میں رہتی ہے لہذا مرد و عورت کے درمیان وراثت میں مساوات کوئی عدل نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عدل کرنے والا اور احکم الحاکمین ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو ثابست قدم رکھے اور آپ کے دعوتی کاموں پر آپ کو اجر عظیم سے نوازے، آپ ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں اور آپ سے ان کے لیے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی چاہیے جس میں ان کی توہین ہوتی ہو، اور ان کے دین کو بھی برانہ کمیں تاکہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کا سبب نہ بنے

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

واللہ اعلم